# حلال غذائی صنعت کو درپیش مسائل کا تجزیاتی مطالعہ

# An Analytical Study of the Issues in Halāl Food Industry

*Dr. Saeed Ahmad Saeedi* [1]
*Ahsan Yonus* [2]

**Abstract**

The halāl food industry, integral to Islamic dietary laws, has witnessed remarkable growth globally in recent decades. However, this expansion has brought forth a myriad of challenges and issues that warrant thorough investigation and analysis. This research endeavors to provide an in-depth examination of the multifaceted issues within the halāl food industry, drawing upon both qualitative and quantitative methodologies. Firstly, the study delves into the diverse interpretations of halāl standards across different regions and jurisdictions, exploring the implications of varying regulatory frameworks on consumer trust and market integrity. Additionally, it investigates the complexities surrounding halāl certification processes, including issues of transparency, standardization, and the role of certifying bodies in ensuring compliance with Islamic dietary laws. Furthermore, the research scrutinizes the ethical and moral dimensions of halāl food production and consumption, examining concerns related to animal welfare, environmental sustainability, and the ethical treatment of workers within the halāl food supply chain. Moreover, it addresses emerging issues such as technological advancements in food production and the integration of Islamic finance principles in the halāl food industry. Through a comprehensive analysis of these issues, this research aims to contribute to the ongoing discourse on the challenges and opportunities facing the halāl food industry. By shedding light on areas of contention and offering potential avenues for improvement, this study seeks to facilitate the development of a more robust and inclusive halāl food ecosystem that upholds the values of integrity, transparency and ethical responsibility in accordance with Islamic principles.

**Keywords:** *Halāl food industry, Islamic dietary laws, Regulatory frameworks, Halāl certification processes, Ethical dimensions*

اسلام نے انسان کو بے شمار اور لاتعداد عطیات وانعامات سے نوازا ہے،ان میں سے ایک نہایت نفیس ولطیف عطیہ نظامِ اکل وشرب ہے، اگرانسان کے مادی وجود کی بقافطری طور پر غذا پر موقوف ہے تو اس کے روحانی وجود کی بقا بھی حلال غذا سے ہی ہے۔ حلال وحرام کی پہچان امر

1. Associate Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore

2. Ph.D Scholr, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore

خداوندی بھی ہے۔ جس کی زندگی کے تمام شعبہ جات میں رعایت رکھنا مسلمان کے فرائض میں شامل ہے۔ اس لیے حلال و حرام کے معنی و مفہوم کو سمجھنا اور اس کی اہمیت سے کما حقہ آگاہ ہونا انتہائی ضروری ہے۔

حلال سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کی اسلامی تعلیمات نے اجازت دی ہے۔ حلال کا اطلاق نہ صرف جانوروں اور پرندوں کے گوشت پر بلکہ دیگر غذائی مصنوعات، مشروبات، کاسمیٹکس اور شخصی استعمال کی اشیاء پر بھی ہوتا ہے، جبکہ حرام سے مراد وہ چیزیں ہیں جو قوانین اسلام کے مطابق ممنوع اور ناجائز ہیں۔

حلال وحرام کی ابحاث کو اگر حلال فوڈ کے تناظر میں دیکھا جائے تو معلوم ہونا چاہیے حلال فوڈ کا تصور صرف کھانے پینے کی اشیاء تک محدود نہیں ہے بلکہ دور حاضر میں حلال فوڈ کی اصطلاح ایک وسیع تناظر میں استعمال ہوتی ہے۔ اس سے مراد صرف بیف، چکن، مٹن، ڈیری اور بیکری کی آئٹم نہیں ہوتیں بلکہ فوڈ، بیوریج، میڈیسن، کاسمیٹکس، یعنی ماکولات و مشروبات سمیت مصنوعات وغیرہ تمام اس میں شامل ہیں۔

## مقاصد شریعت کی روشنی میں فقہ الحلال کے مطالعہ کی اہمیت

حلال غذا کے ظاہری و باطنی احوال و کیفیات کے ساتھ ساتھ انسانی صحت پر گہرے اثرات قائم ہونے کی وجہ سے مقاصدِ شریعت کا اس کے ساتھ گہرا ربط اور تعلق پایا جاتا ہے۔ اس ربط کو ہم درج ذیل پہلوؤں سے واضح کر سکتے ہیں:

### حفظ دین کے ساتھ فقہ الحلال کا ربط

شریعت کے حرام کردہ امور کے ساتھ ساتھ اس کی حرام کردہ غذاؤں سے اجتناب اور حلال اشیاء میں رغبت و استعمال کا حفظِ دین کے مقصد کے ساتھ ربط مخفی نہیں ہے۔ حلال غذا کی پاس داری کرنا شارع نے اہم ترین مقاصد میں شامل کیا ہے۔ حتیٰ کہ ایک روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ کسی غذا سے عقیدہ کی بنیاد پر بھی پرہیز کرنے کی حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو اجازت نہیں دی گئی۔[1]

### حفظِ نفس کا فقہ الحلال سے ربط

قرآن مجید میں حلال اشیاء کے استعمال کی ترغیب اور حکم کے اللہ تعالیٰ نے "طیب" کا لفظ ذکر فرمایا ہے۔ عربی لغت میں طیب کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ وہ چیز جو انسانی صحت کے لیے مفید ہو۔ علاوہ ازیں خود رسول اللہ ﷺ نے بھی ارشاد

---

1۔ ابو حفص عمر بن علی، اللباب فی علوم الکتاب، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۴۷۶/۳

Abu Hafs, Umar bin Ali, *Al-Lubāb fī Uloom al- Kitāb*, Beirut: Dar al Kutub Al Ilmiyah, 476/3

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیز میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی۔[1] اس سے واضح ہوتا ہے کہ حلال چیز کا انسانی جان کی حفاظت میں کس قدر اہم کردار ہے۔

**حفظ عقل کے ساتھ فقہ الحلال کا تعلق**

شریعت اسلامیہ نے ہر اس چیز کو حرام قرار دیا ہے جو انسانی عقل کو مفلوج کر کے اس کے منافع اور مفید استعمال کو روک دیتی ہے۔ حرمتِ خمر میں یہی ایک سب سے بڑی وجہ پوشیدہ ہے جو کہ لفظ خمر کے معانی سے بھی واضح ہے۔ خمر پر قیاس کردہ دیگر نشہ آور اشیاء کی حرمت بھی اسی مقصدِ شرعی کے تحفظ پر مبنی ہے۔

**حفظ نسل کے ساتھ فقہ الحلال کا ربط**

جیسا کہ حفظِ نفس کے ساتھ فقہ الحلال کے ربط کے وضاحت میں ذکر ہوا ہے کہ انسانی جان کے لیے حلال چیز کے استعمال کی شارع کی نگاہ میں کس قدر اہمیت ہے اسی طرح حفظ نسل کے ساتھ بھی فقہ الحلال کا انتہائی گہرا تعلق ہے۔ خاندان کے سربراہ کے لیے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ نہ صرف حلال (جائز) ذرائع آمدن استعمال کرے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اپنے افراد خانہ کے لیے حلال کھانا فراہم کرنا بھی اس کی ذمہ داریوں میں سے اہم ذمہ داری قرار دیا گیا ہے۔

**حفظ مال کا فقہ الحلال کے ساتھ ربط**

فقہ اسلامی کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے والے اہل علم سے مخفی نہیں ہے کہ اضاعتِ مال کی صورتوں سے کس قدر اجتناب برتنے کا حکم ہے۔ حرام اشیاء کی خرید و فروخت کو بھی اسلامی فقہ میں مال کے ضیاع کی ایک صورت ہی قرار دیا گیا ہے کیونکہ حرام چیز پر ایک مسلمان کی ملکیت شریعت نے تسلیم نہیں کی اور یہ چیز اس کے مال کو ضائع کرنے کی طرف لے جاتی ہے اس لیے ایسے کسی بھی اقدام سے شریعت اسلامیہ میں منع کیا گیا ہے۔

غرض یہ کہ حلال کی تلاش شریعت کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد قرار دیا گیا ہے کیونکہ انسانی نفوس کے تزکیہ میں اس کا ایک گہرا اثر ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جس قدر انسانی نفوس تزکیہ شدہ ہوں گے اسی قدر معاشرے میں امن و سکون اور سلامتی کا دور دورہ ہوگا۔ اس سے حلال غذا کے دور رس اثرات کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ ایک طرف دعاؤں کی قبولیت اور روحانی ارتقاء میں رزق حلال کو معاون و مؤثر قرار دیا گیا ہے تو دوسری طرف حرام کے استعمال کو نہ صرف روحانی تنزلی و محرومی بلکہ انسانی مزاج کی خرابی کا سبب بھی قرار دیا گیا ہے۔

---

[1] ۔ابو یعلیٰ احمد بن علی، المسند (قاہرہ: دارالحدیث) رقم الحدیث: ٦٩٦٦

Abu Yaala Ahmad bin Ali, *Al Musnad*, Cairo: Dar al Hadees, Hadith: 6966.

حلال غذائی صنعت آج مختلف چیلنجز کا شکار ہے جس میں آلودگی کی مختلف اقسام، حلال گوشت کے حصول میں مشکلات، طیب وطاہر ادویات کی دستیابی اور کاسمیٹکس کے شعبہ میں بلا تمیز حلال و حرام مختلف تبدیلیاں سر فہرست ہیں۔

خالق کائنات نے زمین کو سر سبز و شاداب جنگلات، حسین و جمیل دریاؤں، سمندروں اور دیگر قدرتی وسائل سے مالا مال کیا ہے۔ تاکہ تمام مخلوقات کی غذائی ضروریات بطریق احسن مکمل ہوتی رہیں۔ لیکن اس وقت فضائی آلودگی، آبی آلودگی، ہر سال کی موسمیاتی تبدیلیاں، کیڑے مار ادویات کا غلط استعمال اور قدرتی آفات حلال غذائی صنعت کو تباہ کرتی جا رہی ہیں۔ ماہرین کے مطابق اگر اس حوالہ سے مثبت و ٹھوس اقدامات نہ کیے گئے تو حلال غذائی صنعت کو کثیر مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

## غذا کی حلت و حرمت کے شرعی ضوابط

شریعت اسلامیہ نے غذا کی حلت و حرمت کے لیے درج ذیل ضوابط مقرر فرمائے ہیں جن کے ذریعے کسی بھی چیز کے حلال یا حرام ہونے کا حکم اخذ کیا جا سکتا ہے:

۱۔ وہ چیز جس کا ذکر صراحتاً قرآن و سنت میں حرام چیز کے طور پر کر دیا گیا ہو جیسے خنزیر، مردار، خون، وہ جانور جسے ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور وہ جانور جو پنجے یا اپنے تیز نوکیلے دانتوں سے شکار کو چیرتا پھاڑتا ہو۔[1]

۲۔ وہ جانور جن کے قتل کرنے کا حکم حدیث مبارکہ میں دیا گیا ہے جیسا کہ سانپ، بچھو، چوہیا، کوا اور چیل[2]

۳۔ عقل سلیم جس سے کراہت کرتی ہو اور انہیں خبیث قرار دیتی ہو۔ بندر کو ایسے ہی جانوروں میں قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ مسخ کی صورت میں عذاب کا ایک مظہر جانور ہے۔[3]

## حلال غذائی صنعت کو درپیش مسائل

حلال غذائی صنعت کو درپیش مسائل میں ایک بڑا مسئلہ حلال گوشت کا حصول بھی ہے۔ سٹنگ، مشینی ذبیحہ اور غیر مسلم ممالک سے

---

[1]۔ مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، کتاب الصید والذبائح، باب: تحریم أکل کل ذي ناب من السباع، الریاض: دار السلام للنشر والتوزیع، رقم الحدیث: ۱۹۳۴۔

Muslim bin Hujjaj, al Jāme al Sahīh, Al Riyadh: Darussalam li Nashr wa al Touzih, Hadith: 1934

[2]۔ ایضاً، کتاب الحج، باب: ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب في الحل والحرم، رقم الحدیث: ۱۱۹۹

Ibid, Book: Al Hajj, Hadith: 1199

[3]۔ محمد بن أحمد بن رشد القرطبی، بدایۃ المجتهد و نهایۃ المقتصد، قاہرہ: دار الحدیث ۲۰۰۴ء، ۲۰/۳۔

Muhammad bin Ahmad bin Rushd Al Qurtabi, *Bidāyah al Mujtahid wa Nihāyah al Muqtasid*, Cairo: Dar al Hadees, 2004, 20/3

گوشت کی درآمدگی نے اس میدان میں کثیر مشکلات پیدا کی ہیں، غیر مسلم ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کی اکثریت حلال فوڈ سے متعلقہ مسائل سے آگاہ نہیں، جبکہ مسلم ممالک میں غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ گوشت کی مکمل تحقیقات بھی نہیں ہوتیں۔

تیسرا اہم مسئلہ ادویات میں حلال و حرام اجزاء کا بے دریغ استعمال ہے، دور جدید میں مختلف ادویات کی تیاری میں خنزیر، الکحل، مردار کی چربی، اور حشرات الارض کے اجزاء استعمال کیے جارہے ہیں۔ مسلم امہ میں یہ آگاہی ضروری ہے کہ حرام چیز کو بطورِ دوا استعمال کرنا بھی حرام ہے، البتہ مجبوراً بطورِ دوا و علاج بقدرِ ضرورت حرام اشیاء کے استعمال کی گنجائش ہوتی ہے ورنہ نہیں۔

چوتھا بڑا مسئلہ یہ ہے کہ دور جدید میں خواتین کے فیشن میں جدت آنے کے ساتھ ساتھ میک اپ میں نت نئی کاسمیٹکس کے استعمال کا رجحان بڑھنے لگا ہے، جن کی تیاری میں حلال و حرام ہر طرح کے اجزاء استعمال کیے جاتے ہیں۔ حلال غذائی صنعت کو درپیش یہ چند اہم اور بنیادی مسائل ہیں جن سے آگاہی انتہائی ضروری ہے تاکہ حلال اشیاء کے استعمال اور حرام سے اجتناب کے ذریعے ہمارا نظام ظاہر و باطن پاکیزہ رہے۔ وہ ماحولیاتی مسائل جو غذا کی تیاری میں اثر انداز ہوتے ہیں، مندرجہ ذیل ہیں:

## زمینی آلودگی

پودوں اور جانوروں کی براہ راست اور انسانوں کی بالواسطہ زندگی کی نشوونما میں زمینی مٹی کا کردار روح جیسی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ زرعی پیداوار کے حصول اور انسانون و جانوروں کی زندگی کے تحفظ میں اصل کردار زمین ہی کا ہے۔ زمینی مٹی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اس میں پودوں کی جڑیں مضبوط اور مستحکم ہو کر پروان چڑھتی ہیں جو چند دنوں بعد سرسبز کھیتوں اور باغات کی شکل اختیار کر جاتی ہیں۔ جس سے انسان اور جانور بلکہ حشرات الارض بھی فولاد حاصل کرتے ہیں۔ لیکن عصر حاضر میں زمینی آلودگی میں بہت خطرناک حد تک اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو چند لوگوں کے اکٹھے ہونے کی جگہ پر گندگی پھیلانے سے منع فرمایا تھا کیونکہ اس سے طبیعت ناخوشگوار ہو جاتی ہے۔[1]

لیکن آج ہماری زمین کا اکثر رقبہ زہریلا و نقصان دہ ہوتا جارہا ہے۔

## زمینی آلودگی کے اسباب

زمینی آلودگی کے اسباب میں زہریلی گیسوں کا سپرے، کیڑے مار ادویات، کیمیائی کھادیں، تارکاری اور کیمیکل مواد کا پھیلاؤ، صنعتوں اور گھروں کا فاضل مواد، تیزابی بارشیں اور ناقص سیوریج کا نظام سرفہرست ہیں۔

[1] ۔ابو یعلی، احمد بن علی، مسند ابی یعلی الموصلی، دمشق: دار المامون للتراث، دمشق ۱۹۸۴ء، رقم الحدیث ۳۰۸۸۔
Abu Yaala Ahmad bin Ali, *Musnad Abī Yāla Mūslī*, Damascus: Dar al Mamoon li Turas, Hadith:3088

مذکورہ آلودگی کے تمام اسباب زمین میں سرایت کر جاتے ہیں اور پھر زمین کو بری طرح متاثر کرتے ہیں۔ خصوصاً زرعی پیداوار جسے انسان یا تو براہ راست کھاتا ہے یا اس کے پالتو جانور کھاتے ہیں جو انسان کو دودھ اور گوشت کی شکل میں غذا دیتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں انسان ہی صحت کے مسائل سے دوچار ہوتا ہے۔

## آبی آلودگی

پانی کے اوصاف ثلاثہ کے معیار اور ساخت کی خصوصیات میں تغیر کا نام آبی الودگی ہے۔ صاف پانی جتنا انسانوں کی بقا کے لیے ضروری ہے، اتنا ہی دیگر جانداروں اور پودوں کی بقا کے لیے بھی ضروری ہے۔ بالفاظ دیگر جیسے پانی زندگی کی بقا کا ضامن ہے ویسے ہی آلودہ پانی زندگی کے خاتمے کا موجب بنتا ہے۔ پانی کی آلودگی یا تو براہ راست یا بالواسطہ جانداروں پر منفی اثر ڈالتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا

"اذا شرب احدكم فلا يتنفس فى الاناء -"[1]

"جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے۔"

یعنی برتن میں سانس لینے سے پانی آلودہ ہو جائے گا جو متعدد بیماریوں کا باعث بنے گا۔

## آبی آلودگی کے اسباب

قدرتی آلودگی اس میں پانی کے درجہ حرارت میں تبدیلی اور اس کی نمکیات میں اضافہ جیسی تبدیلیاں شامل ہیں۔ کیمیائی آلودگی اس میں سیوریج کی آلودگی، تیل کا اخراج اور زرعی کیڑے مار ادویات اور زرعی کھادیں وغیرہ شامل ہیں۔ فیکٹریاں پیداوار کے عمل کے دوران بہت سے فاضل مادے پیدا کرتی ہیں۔ ان کی فضلے میں بہت سے زہریلے مواد پائے جاتے ہیں مثلاً سیسہ، زنک اور نائٹریٹ وغیرہ۔ زیادہ تر ممالک ایسے مواد کو چھوٹے بڑے سمندروں میں ڈال کر ضائع کر دیتے ہیں یا کھلے میدانی علاقوں میں ضائع کر دیتے ہیں۔ ان کا یہ عمل زمینی اور آبی دونوں آلودگیوں کا باعث بنتا ہے۔

## فضائی و ہوائی آلودگی

خوشگوار فضا اور ہوا اللہ تعالی کی عظیم نعمتوں میں سے ہیں۔ پاکیزہ اور خالص ہوا انسان کو تروتازہ اور صحت مند رکھتی ہیں۔ لیکن دور جدید کے مشینی اور صنعتی دور میں انسان کو نہ صاف ہوا میسر ہے اور نہ ہی خوشگوار فضا۔ اس جدید ترین دور میں انسان آلودہ زندگی گزارنے پر مجبور ہے جس کی وجہ سے یہ ذہنی کوفت میں مبتلا رہتا ہے۔ بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی کی سب سے بڑی وجہ فضائی الودگی ہے جو ہمارے نظام خوراک کو پراگندہ اور انتہائی متاثر کرتی ہے۔

---

[1] ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، الریاض: دار السلام للنشر والتوزیع، ۱۴۱۰ھ، رقم الحدیث ۵۶۳۰

Bukhari, Muhammad bin Ismail, *Al Jāme al Sahīh*, Al Riyadh: Darussalam li Nashr wa al Touzih, Hadith:5630

## فضائی آلودگی کے اسباب

اس کا سبب تیل، کوئلہ، دیگر آتشگیر مادے، اسی طرح پٹرول اور ڈیزل پر چلنے والی چھوٹی بڑی گاڑیاں ہیں، جو غیر معمولی گیسز کا اخراج کرتے ہوئے ماحول میں فضائی آلودگی کا سبب بنتی ہیں۔ ان کے علاوہ بھی کئی ایک اہم اسباب موجود ہیں جو فضائی الودگی کو جنم دے رہے ہیں چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔ آتش فشاں راکھ کا اخراج، جنگلات میں آتشزدگی، گرد و غبار کے طوفان، درختوں کی کٹائی۔ حلال غذائی صنعت کو درپیش دوسرا اہم مسئلہ حلال گوشت کی فراہمی ہے، اس حوالہ سے معاصر مسائل میں درج ذیل باتیں انتہائی اہم ہیں۔

حلال جانوروں میں سے صرف اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت کھانا ہمارے لئے حلال ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ۔"[1]

"تم اس (ذبیحہ) سے کھایا کرو جس پر (بوقت ذبح) اللہ کا نام لیا گیا ہو۔"

جس جانور پر وقت ذبح جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو وہ ذبیحہ حرام ہوتا ہے:

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ[2].

"اور تم اس (ذبیحہ کا گوشت) نہ کھایا کرو جس پر (وقت ذبح) اللہ کا نام نہ لیا گیا۔"

اگر ذابح بوقت ذبح اللہ کا نام لینا بھول گیا تو پھر بھی جانور حلال ہو گا بشرطیکہ جان بوجھ کر ایسا نہ کیا ہو۔

جَائَتْ الْيَهُودُ اِلَى النَّبِيِّ فَقَالُوْا: نَاْكُلُ مِمَّا قَتَلْنَا وَلَا نَاْكُلُ مِمَّا قَتَلَ اللهُ فَاَنْزَلَ اللهُ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ اِلَى آخِرِ الْآيَهِ ۔[3]

"یہودی نبی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: جس جانور کو ہم قتل کرتے ہیں، آپ اسے تو کھاتے ہیں لیکن جسے اللہ مارتا ہے اسے نہیں کھاتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: اور تم اس (ذبیحہ کا گوشت) نہ کھایا کرو جس پر (وقت ذبح) اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔"

حلال گوشت سے متعلق جدید مسائل میں ذبح سے قبل عمل تدویخ، غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ گوشت اور مغربی بازاروں میں ملنے والا گوشت سر فہرست ہیں، ہم ان تینوں کے احکام بیان کریں گے۔

---

[1]۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، الریاض: دار السلام للنشر والتوزیع، ۱۴۲۰ھ، رقم الحدیث: ۲۸۱۹

Abu Dawood, Suleman bin Ash'as, *Al Sunan*, Al Riyadh: Darussalam li Nashr wa al Touzih, Hadith:2819

[2]۔ الانعام، ۶: ۱۲۱ Al An;ām, 6: 121

[3]۔ ابوداؤد، السنن، رقم الحدیث: ۲۸۱۹

Abu Dawood, *Al Sunan*, Hadith: 2819.

## غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ گوشت

جو گوشت مسلم ممالک میں غیر اسلامی ممالک سے درآمد کیا جاتا ہے، اس میں لاتعداد شکوک و شبہات ہوتے ہیں، چند اہم مندرجہ ذیل ہیں :

### پہلا شبہ

غیر مسلم ممالک میں ذابح کے مذہب کا علم نہیں ہوتا، کیونکہ ان ممالک میں بت پرست، مجوسی، دہریے اور مادہ پرست اکثریت میں ہیں اس لیے یقین کامل نہیں ہوتا کہ جس ذبیحہ کا گوشت بازار میں فروخت کیا جارہا ہے اسے ذبح کرنے والا کتابی ہے یا کسی اور مذہب کا پیروکار ہے۔

### دوسرا شبہ:

اگر ذابح کتابی ہو پھر بھی اکثر کتابی اپنے عقیدے میں اللہ تعالی کے منکر یا مادہ پرست ہیں، کیونکہ نصرانیوں کی ایک بڑی تعداد وجود باری تعالی کی منکر ہے۔ لہذا ایسی صورت میں وہ ذبح کرنے والا فی الواقع نصرانی نہیں ہو گا۔

### تیسرا شبہ

نصرانیوں کے بارے میں یہ بات بھی معروف ہے کہ وہ ذبح کے وقت شرعی طریقہ کار اختیار نہیں کرتے، بلکہ بعض نصرانی تو جانور کا گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیتے ہیں اور بعض جانور کی رگیں کاٹیں بغیر ویسے ہی قتل کر دیتے ہیں۔

## غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ گوشت کے بارے میں ہیئۃ کبار العلماء کی قرارداد

سعودی عرب کی ہیئۃ کبار العلماء نے اپنے کچھ نمائندے چند معروف غیر ملکی مذبح خانوں میں بھیجے، جہاں سے اسلامی ممالک کو گوشت برآمد کیا جاتا ہے، تاکہ معلومات حاصل کی جائیں کہ وہاں پر جانوروں کو پر کس طرح ذبح کیا جاتا ہے، اور ذبح کرنے والے کس مذہب اور دین سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لیے ایک خط ان تمام اداروں کو لکھا گیا جو گوشت اور کھانے، پینے کی اشیاء سعودی عرب اور دوسرے مسلم ممالک کو برآمد کرتے ہیں، انہیں بھیجے گئے خطوط میں جانوروں اور ذبح کے حوالے سے حقیقت حال دریافت کی گئی تھی۔

جواباً کمیٹی کو جو رپورٹیں موصول ہوئیں اور ان رپورٹوں کے تناظر میں جو فتوے جاری ہوئے، ان سب کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے :

"آسٹریلیا کی بعض کمپنیاں جو مسلم ممالک میں گوشت برآمد کرتی ہیں ان میں ایک بڑی کمپنی حلال الصادق کا مالک ایک قادیانی ہے، جبکہ دوسری معروف کمپنیاں بھی گائے، بکریاں اور پرندے ذبح کرتے وقت اسلامی طریقہ کار اختیار نہیں کرتیں۔ لندن میں جانور ذبح کرنے والے اکثر لوگ مادہ پرست، بت پرست اور دہریے ہوتے ہیں، اور ذبح کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ مرغی کو ایک مشین میں ڈالا جاتا ہے، جب

وہ مشین سے باہر نکلتی ہے، تو مردہ حالت میں ہوتی ہے۔ جبکہ مرغی کی گردن پر ذبح کا ایک نشان بھی نہیں ہوتا۔ یونان کے مذبح خانوں میں بڑے جانوروں کے سروں پر پستول مار کر پہلے انہیں گرایا جاتا ہے اور پھر ذبح کیا جاتا ہے، ایسے جانوروں میں اکثر یہ شک رہتا ہے کہ ذبح کا عمل جانور کی موت سے پہلے ہوا یا بعد میں۔ مغربی جرمنی میں پہلے جانور کے سر پر پستول ماری جاتی ہے اور پھر موت واقع ہونے کے بعد انہیں ذبح کیا جاتا ہے۔ ڈنمارک کے مذبح خانوں کے بارے میں ایک رپورٹ کے مطابق ڈنمارک میں جانور ذبح کرنے والے عیسائیت کی بنسبت بت پرستوں کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ ڈنمارک میں گوشت کے پیکٹوں پر جو لکھا ہوتا ہے کہ ذبح علی الطریقۃ الاسلامیہ یہ بھی درست نہیں، اس لئے کہ وہ گوشت ان جانوروں کا ہوتا ہے جنہیں بجلی کا کرنٹ دینے کے بعد ذبح کیا جاتا ہے نیز یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کہ جانور کی موت واقع ہونے سے پہلے چھری پھیری گئی ہے یا بعد میں اور ذبح کرنے والا مسلم ہے یا غیر مسلم۔"[1]

## یہودیوں کے مخصوص مذبح خانے اور حالت مسلم

یہودی آج بھی گوشت کے سلسلے میں اپنے مذہبی احکام کی پابندی کرتے ہیں انہوں نے اپنے علماء کی نگرانی میں اپنے لئے علیحدہ مذبح خانے بنوائیں ہیں، یہودی اپنے گوشت کو "کوشر" نام سے ممتاز کرتے ہیں، یہودیوں کی آبادی میں یہ گوشت بآسانی دستیاب ہوتا ہے۔ جب یہودی ہر ملک میں اپنے لیے مخصوص مذبح خانوں کا انتظام کرتے ہیں، تو مسلمان اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ان کی حلال گوشت کے حوالہ سے تسلیم کی جائے۔ کیونکہ گوشت استعمال کرنے والے صارفین میں مسلمانوں کی تعداد یہودیوں کی بنسبت زیادہ ہے اور برآمد کرنے والے ممالک اپنے گوشت اور پیداوار کو مسلمان ممالک کی جانب زیادہ برآمد کرتے ہیں، لیکن افسوس مسلمان اپنے جائز مذہبی حقوق حاصل کرنے سے بھی قاصر ہیں۔

## مغربی معاشرے کے بازاروں میں ملنے والا عام گوشت

بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ ان کا ذبیحہ بنیادی طور پر حلال ہے، تاہم اس سے مندرجہ ذیل اشیاء مستثنیٰ ہیں:

**اول:** جس جانور کے بارے میں ثابت ہو جائے کہ اس کو شرعی طریقہ کار کے مطابق ذبح نہیں کیا گیا وہ حرام ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ -[2]

"اور تم اس (جانور کے گوشت) سے نہ کھایا کرو جس پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو"

---

[1] ۔ تقی عثمانی، مفتی، فقہی مقالات، کراچی: میمن اسلامک پبلیشرز، ۲۰۱۱ء، ۲۹۹/۴، ۳۰۲، ۳۰۳

Mufti Taqi Usmani, *Fiq'hī Maqālāt*, Karachi:Memon Islamic Publishers, 2011, 299,302, 303/4

[2] ۔ الانعام، ۶: ۱۲۱

Al An'ām, 6:121

**دوم:** جسے غیر اللہ کے لیے منسوب اور مشہور کیا گیا ہو۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

"اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔" [1]

"اس نے تم پر مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا حرام کر دیا ہے۔"

**سوم:** جس جانور کے بارے میں ثابت ہو جائے کہ اسے ذبح کرنے والا بت پرستی یا الحاد کا مذہب اختیار کیے ہوئے ہے اور وہ تمام آسمانی مذاہب کا کلیتہً منکر ہے۔ اس کا ذبیحہ بھی حلال نہیں۔

ان اجتہادات پر تدبر و تفکر سے مندرجہ ذیل احکام ثابت ہوتے ہیں، جن کا مسائل حلت و حرمت میں خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے، وہ احکام مندرجہ ذیل ہیں :

- اہل کتاب کا وہ ذبیحہ جائز ہے، جس کا ذکر قرآن و حدیث میں ہے، اور جس پر اُمت کا اجماع ہے۔
- اہل کتاب کے ذبیحہ کے حلال ہونے کے لیے شرط ہے کہ اسے (اللہ کا نام لے کر) ذبح کیا گیا ہو۔
- ہر اس شخص کو اہل کتاب میں شامل سمجھا جائے گا، جو خود کو یہودی یا عیسائی کہتا ہے اور اِجمالی طور پر یہودیت یا عیسائیت کو اپنا دین قرار دیتا ہے۔ وہ اس وقت تک کتابی شمار ہوں گے، جب تک مکمل طور پر بت پرستی یا الحاد کو مذہب کے طور پر قبول نہیں کرتے۔ تثلیث وغیرہ کے غلط عقائد رکھنے عیسائی (اہل کتاب ہونے سے) خارج نہیں ہوں گے، کیونکہ قرآن مجید میں تثلیث جیسے عقائد رکھنے والوں کو اہل کتاب کے نام سے ہی مخاطب کیا گیا ہے۔

## جھٹکے کا گوشت اور جدید تحقیق

یورپی ممالک میں ایک بڑا سا کمرہ ہوتا ہے، وہاں وہ جانوروں کو اکٹھا کرتے ہیں، اس کمرے میں انہوں نے مشینی پٹی لگائی ہوتی ہے تا کہ اس پر کوئی چیز کھڑی کر دی جائے تو وہ حرکت نہ کر سکے، جانور قطار در قطار آتے ہیں، وہاں کونے پر ایک ہتھوڑے کی مانند کوئی چیز لگی ہوتی ہے، وہ سیدھی جانور کے سر پر لگتی ہے جس سے جانور فوراً چکرا کر گر جاتا ہے، وہاں ایک چھری بھی بلیڈ کی مانند لگی ہوتی ہے، وہ چھری سیدھی جانور کی گردن پر لگتی ہے اور اسے وہی کاٹ دیا جاتا ہے۔ [2]

---

[1] ۔ البقرۃ، ۲: ۱۷۳
Al Baqarah, 2: 173

[2] ۔ شہزاد قادری، مولانا، سنت مصطفی اور جدید سائنس، لاہور: زاویہ پبلشرز، ۲۰۰۹ء، ص ۱۲۸، ۱۲۹
Shahzad Qadri, *Sunnat e Mustafā aur Jadīd Science*, Lahore: Zawiyah Publishers, 2009, p.128-129

علماء برصغیر کی ایک جماعت کے نزدیک جس میں مفتی محمود حسن [1]، مولانا اشرف علی تھانوی [2]، مولانا یوسف لدھیانوی [3]، مفتی انعام الحق قاسمی، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی اور دیگر مفتیان کرام شامل ہیں۔ان کے نزدیک عمل تدویخ کا استعمال خلاف سنت اور مکروہ تحریمی ہے کیونکہ عمل تدویخ کے نتیجے میں خون کا اخراج کم ہوتا ہے ۔[4]

لیکن یہ بات مطلقا درست نہیں کیونکہ اگر فورا جانور کو ذبح کر لیا جائے تو خون کا اخراج معمول کے مطابق ہوتا ہے اور کچھ دیر بعد ذبح کیا جائے تو خون کے اخراج میں کمی ہو جاتی ہے۔ مفتی محمد تقی عثمانی نے تدویخ کی شرعی حیثیت پر کوئی حتمی رائے قائم نہیں کی،ان کے نزدیک اگر عمل تدویخ سے ذبح کی تکلیف کم ہو تو اس کا استعمال جائز ہے ورنہ ناجائز ہے۔یہ بھی کہا ہے کہ ان طریقوں کے استعمال میں بہت زیادہ شبہات ہیں لہذا ان سے اجتناب بہتر ہے۔[5] ڈاکٹر وہبہ الذہیلی کے نزدیک تدویخ کے جملہ طریقے تکلیف دہ ہیں، صرف کاربن ڈائی آکسائیڈ کا استعمال کرتے ہوئے جانور کو بے ہوش کرنا تکلیف سے خالی ہوتا ہے اور اس میں ذبح سے قبل جانور میں حیات مستقرہ بھی موجود ہوتی ہے۔[6]

شیخ ابن باز نے صرف اتنا کہا ہے کہ محض عمل تدویخ کا استعمال کرتے ہوئے جانور کو مار دینا اسے حرام کر دے گا۔ لیکن اگر عمل تدویخ کے بعد جانور شرعی طریقہ کار کے مطابق ذبح کر دیا جائے تو وہ حلال ہو گا ورنہ نہیں۔[7]

شیخ یوسف قرضاوی کے موقف کا حاصل یہ ہے کہ اگر کتابی صرف عمل تدویخ کے استعمال سے جانور کو قتل کر دے تو بھی اس کا کھانا حلال ہے لیکن اگر مسلمان ایسا کرے تو اس کا کھانا حرام ہے۔[8]

---

1۔ محمود حسن گنگوہی، مفتی، فتاوی محمودیہ، کراچی: جامعہ فاروقیہ، ۲۰۰۵ء، ۱۷/۲۶۱

Mufti Mahmood Hassan Gangohi, *Fatāwā Mahmūdiyah*, Karachi:

2۔ تھانوی، اشرف علی، مولانا، امداد الفتاویٰ، کراچی: مکتبہ دار العلوم، ۲۰۱۰ء، ۳/۶۰۷۔

Moulana Ashraf Ali Thanwi, *Imdād al Fatāwā*, Karachi: Maktaba Dar ul Uloom, 2010, 607/3,

3۔ لدھیانوی، محمد یوسف، مولانا، آپ کے مسائل اور ان کا حل، کراچی: مکتبہ لدھیانوی، ۱۹۹۸ء، ۵/۴۵۳۔

Moulana Muhammad Yousaf Ludhyanwi, *Āp k Masā'il aur un kā Hall*, Karachi: Maktabah Ludhyanwi, 1998, 453/5

4۔ رحمانی، خالد سیف اللہ، مولانا، قاموس الفقہ، کراچی: زمزم پبلشرز، ۲۰۰۷ء، ۳/۴۵۶۔

Khalid Saifullah Rahmani, *Qāmoos al Fiqh*, Karachi: Zam Zam Publishers, 2007, 456/3

5۔ تقی عثمانی، فقہی مقالات، ۴/۲۵۳

Taqi Usmani, *Fiq'hi Maqālāt*, 253/4

6۔ وہبہ الزحیلی، الدکتور، الفقہ الاسلامی وادلتہ، دمشق: دار الفکر، ۴/۲۸۰۰، ۲۸۰۱۔

Dr. Wahbah Az Zohaili, *Al Fiqh ul Islāmī wa Adillatuhū*, Damascus: Dar al FIkr, 2800-2801/4

7۔ ابن باز، عبد العزیز بن عبد اللہ، مجموع فتاوی العلامہ عبد العزیز بن باز، محمد بن سعد (طابع)، ۸/۴۲۸، ۴۲۹۔

Ibn e Baz, Abdul Aziz bin Abdulah, *Majmū Fatāwā*, Publisher: Muhammad bin Saad, 428-429/8

8۔ یوسف القرضاوی، الحلال والحرام فی الاسلام، دمشق: دار القران الکریم، ۱۳۷۸ھ، ص ۶۲۔

Yousaf Al Qarzawi, *Al Halāl Al Harām fi al Islām*, Damascus: Dar al Quran al Karim, 1378AH, p.62

## مقالہ نگاران کا موقف

مسلمانوں کو اپنے مذبح خانوں میں اسلامی تعلیمات کے مطابق جانور ذبح کرنے چاہیے، ماہرین حیوانات اور علماء کے تجربات و مشاہدات کے مطابق تدویخ کا کوئی بھی طریقہ تکلیف سے خالی نہیں ہوتا۔ یہ ذبح سے قبل جانور کے لیے ایک اضافی تکلیف ہے۔ حالانکہ اسلامی تعلیمات یہ ہیں کہ جانوروں کو ذبح کے وقت نرمی کے ساتھ ذبح کیا جائے اور انہیں کوئی بھی اضافی تکلیف دینے سے گریز کیا جائے۔ لیکن عمل تدویخ کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ لہذا عمل تدویخ کا کوئی بھی طریقہ استعمال کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

حلال غذائی صنعت کو در پیش مسائل میں تیسرا اہم مسئلہ ادویات میں حلال و حرام اجزا کے بے دریغ استعمال ہے۔ موجودہ دور میں مختلف ادویات کی تیاری میں خنزیر، الکحل، مردار کی چربی، اور حشرات الارض کے اجزاء استعمال کیے جا رہے ہیں۔ مسلم امہ میں یہ آگاہی ضروری ہے کہ حرام چیز کو بطورِ دوا استعمال کرنا بھی حرام ہے، البتہ مجبوراً بطورِ دوا و علاج بقدرِ ضرورت حرام اشیاء کے استعمال کی گنجائش ہوتی ہے ورنہ نہیں۔

## حرام اشیاء سے بنی ادویات

ادویات کی تیاری میں محرمات کا استعمال نہیں ہونا چاہیے، اگر ان کو متبادل طریقوں سے تیار کرنا ممکن ہو تو ضرور تیار کرنا چاہیے، یہ کام نہ صرف ہمارے مذہب کے مطابق ہوگا، بلکہ اس طرح ان ادویات کا غلط استعمال بھی رک جائے گا۔ ہاضمے کی بہت سی دوائیوں میں خنزیر کے اجزاء استعمال کیے جاتے ہیں، مگر ان کے متبادل دوسری حلال دوائیاں بھی مارکیٹ میں موجود ہیں۔ مسلمان ڈاکٹر لکھتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں، تاکہ حرام اجزاء والی وہ ادویات جن کا متبادل موجود ہے، درآمد ہی نہ کی جائیں۔

## حرام ادویات کی ممانعت

دوائیوں کی تیاری میں حرام اور گندی چیزوں کے استعمال کو نبی کریم ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے:

"إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً، فَتَدَاوَوْا، وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ-"[1]

**"اللہ نے بیماری اور دوا دونوں کو اتارا ہے اور ہر بیماری کی ایک دوا پیدا کی ہے لہٰذا تم دوا استعمال کرو لیکن حرام دوا سے اجتناب کرو۔"**

**ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:**

"نهى رسول الله ﷺ عن الدواء الخبيث-" [2]

[1]۔ ابوداؤد، السنن، رقم الحدیث ۳۸۷۴۔

Abu Dawood, AL Sunan, Hadith:3874

[2]۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن، الریاض: دار السلام للنشر والتوزیع، ۱۴۲۰ھ، رقم الحدیث ۳۴۵۹۔

Ibn e Majah, Muhammad bin Yazeed, *Al Sunan*, Al Riyadh: Darussalam li Nashr wa al Touzih, Hadith:3459

"رسول اللہ ﷺ نے ناپاک دوا سے منع فرمایا"

طارق ابن سوید نے نبی کریم ﷺ سے شراب نوشی کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے منع فرمایا پھر طارق نے کہا کہ ہم تو شراب کو بطور دوا استعمال کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

إنه ليس بدواء ولكنه داء-" [1]

"وہ دوا نہیں بلکہ (خود ایک) بیماری ہے۔"

## ادویات میں الکحل کا استعمال

جن ادویات کے بارے میں یقینی طور پر یا گمانِ غالب کی حد تک یہ معلوم ہو کہ اس میں انگور یا کھجور کی کچی یا پکی شراب والا الکحل استعمال کیا گیا ہے تو اس کا استعمال ناجائز ہے، اور جن کے بارے میں یقینی طور پر یا گمانِ غالب کی حد تک معلوم ہو کہ اس میں پھولوں، سبزیوں، گنے اور اناج وغیرہ سے تیار کردہ الکحل شامل ہے تو ان کا استعمال جائز ہے۔ تکملة فتح الملہم میں ہے:

واما غير الاشربة الاربع،فليست نجسة عند امام ابى حنيفة رحمه الله تعالى، وبهذا يتبين حكم الكحل المسكرة التى عمت بها البلوى اليوم، فانها تستعمل فى كثير من الادوية والعطور والمركبات الاخرى، فانها ان اتخذت من العنب او التمر فلا سبيل الى حلتها او طهارتها، وان اتخذت من غيرها فالامر فيها سهل على مذهب ابى حنيفة رحمه الله، ولا يحرم استعمالها للتداوى او لاغراض مباحة اخرى ما لم تبلغ حد الاسكار، ولا يحكم بنجاستها اخذا بقول ابى حنيفة رحمه الله ، وان معظم الكحل التى تستعمل اليوم فى الادوية والعطور وغيرها لا تتخذ من العنب او التمر، انما تتخذ من الحبوب او القشور وغيره ـ [2]

"(چار مشروبات) کے علاوہ دیگر مشروبات امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نجس نہیں ہیں اور اس طرح آج کل جو نشہ آور کوحل (شراب) رائج ہے اس کا حکم بھی واضح ہو گیا، الکحل بہت سی دوائیوں، عطروں اور دیگر مرکبات میں استعمال ہوتا ہے، اگر الکحل انگور اور کھجور سے اخذ کیا گیا ہو تو اس کی حلت و طہارت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اور اگر الکحل ان دو کے علاوہ سے حاصل کیا گیا ہو تو امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے مذہب کے مطابق اس کا فیصلہ کرنا بہت آسان ہے، اس کا دوائیوں یا دیگر جائز مقاصد کے لیے استعمال حرام نہیں، جب تک کہ یہ نشہ کی سطح کو نہ پہنچ جائے، اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے

---

[1] خطیب تبریزی، محمد بن عبداللہ، مشکاۃ المصابیح، بیروت: دار الفکر، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۱ھ، رقم الحدیث ۳۵۹۸۔

Khaeeb Tabrezi, Muhammad bib Abdullah, Mishkāt al Masābīh, Beirut: Dar ul Fikr, 1st ed. 1411AH, Hadith: 3598

[2] مفتی محمد تقی عثمانی، تکملۃ فتح الملھم، بیروت: دار احیاء التراث العربی، ۲۰۰۶ء، ۵۰۶/۳۔

Mufti Muhammad Taqi Usmani, *Takmilah Fat'hul Mulhim*, Beirut: Dar Ihya al Turas al Arabi, 2006, 506/3

نزدیک ان پر نجاست و ناپاکی کا حکم نہیں لگایا جائے گا، اور آج کل جو زیادہ تر الکحل دوائیوں، عطروں اور دیگر چیزوں میں استعمال ہوتا ہے وہ انگور یا کھجور سے نہیں بنتا بلکہ یہ اناج، چھلکے اور دیگر چیزوں سے بنایا جاتا ہے۔"

**مجلس شرعی مبارک پور انڈیا کا الکحل آمیز دواؤں کے متعلق فیصلہ**

مجلس شرعی مبارک پور کے فیصل بورڈ نے الکحل آمیز دواؤں کے بارے میں اپنا حتمی موقف یہ بیان کیا ہے کہ اس دور میں (اسپرٹ یا الکحل آمیز) انگریزی دواؤں کا استعمال عموم بلویٰ کی حد تک پہنچ چکا ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلی نے فتاویٰ رضویہ میں الفقه التسجیلی فی عجین النارجیلی نامی رسالہ میں اسپرٹ آمیز رنگین پڑیا کی حلت کا فتویٰ بوجہ عموم بلویٰ جاری فرمایا ہے۔ اس لیے اس اہم فتویٰ کی روشنی میں فیصل بورڈ کی متفقہ رائے یہ ہے کہ انگریزی دواؤں کا استعمال بھی بوجہ عموم بلویٰ جائز ہے۔ البتہ یہ اجازت صرف انہیں صورتوں کے ساتھ خاص ہے جن میں ابتلائے عام اور حرج متحقق ہو۔[1]

**ادویات کی تیاری میں چربی کا استعمال**

مردار چاہے ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول اللحم اس کی چربی نجس ہے، اسی لیے اس کا خوردنی اور غیر خوردنی استعمال بھی ممنوع ہے اور بیع بھی ناجائز ہے۔ البتہ اگر کسی چیز میں مردار کی چربی قلیل مقدار میں استعمال کی گئی ہو یعنی پاک اجزاء غالب ہوں اور ناپاک مغلوب تو کھانے، پینے اور جسم پر لگانے کے علاوہ دیگر کاموں میں اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں ناپاک اجزا مغلوب اور پاکیزہ اجزا غالب ہوتے ہیں۔ بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے:

یا رسولَ اللهِ ، أرأيتَ شُحومَ الميتةِ ، فإنها يُطلى بها السفُنُ ، ويُدهَنُ بها الجُلودُ ، ويَستَصبِحُ بها الناسُ؟ فقال :لا ، هو حرامٌ . ثم قال رسولُ اللهِ ﷺ عِندَ ذلك :قاتَلَ اللهُ اليهودَ إنَّ اللهَ لما حرَّم شُحومَها جمَلوه ، ثم باعوه ، فأكَلوا ثمنَه.[2]

عرض کیا گیا، یا رسول اللہ ﷺ! مردار کی چربی کا کیا حکم ہے؟ لوگ اسے کشتیوں پر ملتے ہیں، کھالوں پر لگاتے ہیں اور اپنے گھروں میں اس سے چراغ بھی جلاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ بھی حرام ہے۔ پھر اس

---

1۔ مفتی نظام الدین رضوی، مجلس شرعی کے فیصلے، ۱/۱۲۰۔

Mufti Nizam ud Din Rizwi, *Majlis e Sharʿī kay Faislay*, 120/1

2۔ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۱۵۸۱۔

Muslim, *Al Jame al Sahīh*, Hadith: 1581

وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے! جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا تو انہوں نے اسے پگھلا کر فروخت کیا اور قیمت کھائی۔

**حشرات الارض کا بطور علاج استعمال**

حشرات الارض کا خوردنی استعمال بطورِ غذا اور بطورِ علاج، جمہور فقہاء کے نزدیک حرام ہے، لیکن اگر حرام کے علاوہ کوئی اور علاج نہ ہو اور اس میں شفا بھی یقینی ہو اور کسی ماہر مسلمان باعمل طبیب کی رائے بھی اس کے استعمال کے حق میں ہو تو اس صورت میں حرام سے علاج کی گنجائش ہے۔

اختلف فی التداوی بالمحرم وظاھرالمذھب المنع ----وقیل یرخص اذا علم فیه الشفاء ولم یعلم دواء اخر وعلیه الفتوی -[1]

"محرمات سے علاج کے بارے میں علماء کے مابین اختلاف ہے۔ حتمی رائے عدم جواز کی ہے۔ ایک رائے یہ بھی ہے کہ حرام کے استعمال سے شفا کے حصول کا یقین ہو اور حلال دوا بھی معلوم نہ ہو تو محرمات کا استعمال بطور دوا جائز ہے۔"

**اضطراری حالت میں حرام چیز سے علاج معالجے کا حکم**

اگر مرض ایسا ہو جس میں انسان کی جان کو خطرہ لاحق ہو تو ایسی حالت اضطراری کیفیت کے تحت داخل ہے۔ جس میں خاص شرائط کے ساتھ شراب، خنزیر اور مردار کی اجازت خود قرآن پاک میں ان الفاظ میں موجود ہے:

فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ-فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ -[2]

"جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار (مجبور) ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

بھوک یا کسی دشمن سے جانی خطرے کو ہر شخص محسوس کر سکتا ہے۔ جبکہ مرض کی وجہ سے جان کو لاحق خطرے کو ہر شخص محسوس نہیں کر سکتا۔ اس لیے ایسے اضطراری حالات میں حرام چیز سے علاج معالجے کی اہل علم نے اس شرط پر گنجائش ذکر کی ہے کہ ماہر فن اور دیانتدار طبیب کی رائے کے مطابق اس مرض کا حرام چیز کے علاوہ کسی مباح چیز سے علاج ممکن یا مفید نہ ہو تو حرام چیز کے استعمال سے علاج معالجہ جائز ہے۔[3]

---

[1]۔ زوحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۳۲۵/۴۔
Zuhaili, *Al Fiqh al Islāmī wa Adillahtuhū*, 325/4

[2]۔ المائدہ، ۵:۳۔
Al Māyedah, 5:3

[3]۔ ابن عابدین، محمد امین بن عمر، ردالمحتار علی الدرر المختار، قاہرہ: عالم الکتب، ۲۰۰۳ء، ۲۸۸/۵۔
Ibn e Abidin, Muhammad Amin bin Umar, *Radd ul Muhtār Alā Al Darar al Mukhtār*, Cairo: Aalam al Kutub , 288/5

## غیر اضطراری حالات میں حرام چیز سے علاج معالجے کا حکم

غیر اضطراری حالات یا بیماری جس میں جان جانے کا خطرہ نہ ہو مگر تکلیف شدید ہو۔ تو ایسے حالات میں اسلامی تعلیمات نے علاج ودوا کے باب میں کچھ سہولیات دی ہیں۔ بعض حضرات ایسی حالت میں حرام چیز سے علاج معالجے کو اس دلیل سے جائز قرار نہیں دیتے کہ ایک حدیث کے مطابق اللہ تعالی نے مسلمانوں کی شفا اس چیز میں نہیں رکھی جو ان پر حرام کردی گئی ہے۔[1]

لیکن جمہور فقہاء نے اضطراری حالات میں حرام چیز سے علاج کی گنجائش دی ہے۔ ان کی دلیل وہ حدیث ہے جس کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے عرینہ قبیلے کو لوگوں کو علاج کے لیے اونٹ وغیرہ حلال جانوروں کا پیشاب استعمال کرنے کی اجازت دی تھی۔[2]

## تداوی بالحرام اور متوسط رائے

متاخرین مشائخ احناف کے مفتی بہ قول کے مطابق بیمار کے لیے حرام دوا استعمال کرنے کی دو شرطوں کے ساتھ گنجائش ہے۔ اول۔ ماہر مسلمان طبیب کے نزدیک حرام دوا میں شفاء کا غلبہ ظن ہو۔ دوئم۔ متبادل حلال دوا کا علم نہ ہو یا حلال دوا دستیاب نہ ہو۔ إن الله لم يجعل شفائكم فيما حرم عليكم -[3] میں علی الاطلاق حرمت کا حکم نہیں ہے؛ بلکہ حرام دوا سے علاج کرنا اس وقت حرام ہے جب کہ اس میں شفا کا علم نہ ہو۔ لیکن اگر حرام دوا میں شفا کے حصول کا غالب یقین ہو اور دوسری حلال دوا کا علم نہ ہو تو پھر حرام دوا کے استعمال کی گنجائش ہے۔[4]

حلال غذائی صنعت کو در پیش مسائل میں چوتھا اہم مسئلہ اشیائے زینت میں حلال و حرام اجزا کا بے دریغ استعمال ہے۔ اس حوالہ سے معاصر مسائل کے مطابق چند اہم باتیں ذیل میں ذکر کی جارہی ہیں۔

## سنگھار اور ذاتی استعمال کی صنعت میں الکحل کے استعمال کا شرعی حکم

ا۔ کھجور اور انگور سے کشید شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال کاسمیٹکس اور پرسنل کیئر انڈسٹری کی مصنوعات میں جائز نہیں۔ مذکورہ دو کے علاوہ دیگر ذرائع سے حاصل شدہ الکحل کا استعمال ذاتی استعمال کی مصنوعات میں خارجی سطح پر جائز ہے۔[5] مثلاً خوشبویات، ٹوتھ پیسٹ اور صابن وغیرہ۔

---

[1] ۔ بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث ۵۶۱۴۔
Bukhari, Al Jāme al Sahīh, Hadith: 5614

[2] ۔ ایضاً، رقم الحدیث ۴۱۹۳۔
ibid, Hadith: 4193

[3] ۔ ایضاً، رقم الحدیث: ۵۶۱۴۔
Bukhari, *Al Jāme al Sahīh*, Hadith: 5614

[4] ۔ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۳۲۵/۴۔
Al Zohaili, *Al Fiqh ul Islāmī wa Adillatuhū*, 325/4

[5] ۔ بدر الدین العینی، البنایہ شرح الہدایہ، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۳۸۲/۱۲۔
Badr ud Din Al-Aini, *Al-Bināyah Sharh Hidāyah*, Beirut: Dar ul Kutub al Ilmiyah, 382/12

- کاسمیٹکس انڈسٹری کی ایسی مصنوعات جن کے خارجی استعمال سے بھی ممکنہ طور پر نشہ ہو سکتا ہو ان میں انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر ذرائع سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال جائز نہیں ہوگا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
  - كل مسكر خمر و كل مسكر حرام۔[1]

ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز (مثل خمر) حرام ہے۔

## پرفیوم، لوشن، کریم و ادویات میں الکحل کا استعمال

- جن مصنوعات (مثلاً کریم، لوشن اور پرفیوم وغیرہ) کے بارے میں حتمی و یقینی طور پر معلوم ہو کہ اس میں انگور یا کھجور سے حاصل شدہ الکحل استعمال کیا گیا ہے، تو ایسی مصنوعات کا استعمال ممنوع ہے، البتہ جن مصنوعات کے بارے میں حتمی و یقینی طور پر معلوم ہو کہ ان کی تیاری میں گنے، اناج، سبزیوں اور پھلوں وغیرہ سے تیار کردہ الکحل شامل ہے تو ایسی مصنوعات کا استعمال جائز ہے۔[2]
- اگر مذکورہ اشیاء (ادویات، پرفیوم، لوشن، کریم) میں استعمال کیا گیا الکحل انگور، کھجور یا منقی سے تیار کیا گیا ہو تو چونکہ وہ ناپاک ہے اس لیے وہ جس چیز میں ڈالا جائے گا اسے بھی ناپاک کر دیگا، اس لئے مذکورہ اشیاء استعمال کرنے والا جب تک اس حصہ کو جہاں لوشن یا کریم یا پرفیوم وغیرہ لگا ہو دھو کر پاک نہ کرلے، اس وقت تک نماز شروع نہ کرے، کیونکہ نماز کے صحیح ہونے کے لئے نمازی کا جسم اور کپڑے دونوں پاک ہونا شرط ہے، اور جن اشیاء میں انگور، کھجور کشمش یا منقی سے بنایا گیا الکحل استعمال نہیں کیا گیا تو ایسی اشیاء لگا کر نماز پڑھنا جائز ہے۔[3]

## حلال و حرام مصنوعات سے آگاہی دورِ جدید کی اہم ضرورت

یورپی کمیشن نے صارفین کے تحفظ سے متعلق اپنی سالانہ رپورٹ میں خبردار کیا ہے کہ کھلونے، ملبوسات، میک اپ کا سامان، بازار میں ناقص اور خطرناک مصنوعات کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے، یورپ میں زیادہ خطرناک مصنوعات کا سراغ انتباہی نظام ریپیکس

---

1۔ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث ۱۵۸۷۔

Muslim, *Al Jāme al Sahīh*, Hadith: 1587

2۔ 2۔ عارف علی شاہ، مفتی الکوحل سے متعلق شرعی احکام، سنہا حلال ایسوسی ایٹس پاکستان، ۲۰۲۱ء، ص ۳۵

Mufti Arif Ali Shah, *Alkohal se Mut'alliq Shar'ī Ahkām*, SANHA Halā Associates Pakistan, 2021, p.35

3۔ العینی، رد المحتار علی الدر المختار، ۶/۴۵۵۔

Al-Aini, *Al-Bināyah Sharh Hidāyah*, 455/6

(Rapex)یعنی ریپڈالرٹ سسٹم فارڈینجرس نان فوڈ کنزیومر پراڈکٹس کی مدد سے یورپی یونین کے تمام رکن ممالک آپس میں یورپی منڈی میں خطرناک مصنوعات سے متعلق معلومات کا تبادلہ کرتے ہیں،2014ء میں کنٹرولرز نے یورپی یونین کے اٹھائیس رکن ملکوں کے ساتھ ساتھ ناروے، آئس لینڈ اور لیختن اشٹائن میں ۲۴۳۵ مصنوعات کی فروخت پر پابندی لگائی، یہ تعداد اُس سے گزشتہ برس کے مقابلے میں 71 فیصد زیادہ تھی، بہت سی مصنوعات میں ایسے خطرات چھپے ہوتے ہیں، جن کی صارفین کو خبر تک نہیں ہوتی۔[1]

## حاصل کلام

احکامِ حلت وحرمت انسانی ذہن کی اختراع نہیں، بلکہ یہ خالصتاً وحی پر مبنی ہوتے ہیں، شریعت اسلامی جس امر کو حلال بتائے وہ طیب وطاہر اور جسے حرام قرار دے وہ ممنوع وناجائز ہے، جو کوئی اسلامی تعلیمات کے معاملے میں عقل پرستی سے کام لے وہ شیطان کا پیروکار ہوتا ہے۔ حرام چھوٹا ہو یا بڑا اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ کیونکہ صرف طیب غذا سے معاشرہ سدھار کی طرف جاتا ہے، دعائیں قبول ہوتی ہیں اور برکات نصیب ہوتی ہیں۔

بحث ہذا کی تکمیل سے یہ نتیجہ نکالنا بعید از حقیقت نہیں کہ موجودہ ماحولیاتی مسائل کا سب سے بہترین اور قدرتی حل صرف اور صرف سیرت النبی ﷺ اور شریعت اسلامیہ میں موجود ہے۔ خواہ ان کا تعلق زمینی آلودگی سے ہو یا فضائی آلودگی سے ۔ حتی کہ آب وہوا کی آلودگی کے سدباب کے لیے بھی سیرت نبویہ ﷺ کے سنہری اصول اپنائے جا سکتے ہیں۔

اہل کتاب کے بازاروں میں جو گوشت فروخت ہوتا ہے اس کے بارے میں یہی سمجھا جائے گا کہ وہ اہل کتاب کا ذبیحہ ہے الا یہ کہ یہ ثابت ہو جائے کہ ذبح کرنے والا کسی اور مذہب سے تعلق رکھتا ہے ۔ موجودہ زمانے کے نصاریٰ کے بازاروں میں فروخت والا وہ گوشت جس کے ذبح کرنے والے کے بارے میں علم نہ ہو، کھانا حلال نہیں۔

کھانے پینے کی وہ تمام اشیاء جو گوشت پر مشتمل ہوتی ہیں یا ان کے بنانے میں گوشت کا استعمال ہوتا ہے، اگر وہ چین، روس وغیرہ جیسے غیر مسلم ممالک میں تیار کی گئی ہوں، تو ان کا استعمال حرام ہے، اگر وہ یورپ یا امریکہ سے درآمد کی گئی ہوں تب بھی ان میں شبہ ضرور موجود رہتا ہے لہذا ان سے اجتناب بہتر ہے، سوائے یہ کہ کسی خاص پروڈکٹ کے حوالہ سے معلوم ہو جائے کہ اس میں حلال گوشت کا استعمال کیا گیا ہے۔

[1]. https://www.dw.com/ur/%D8

تحقیق کی رو سے آج کل پرفیوم وغیرہ میں جو الکحل استعمال کیا جاتا ہے وہ عموماً چونکہ کھجور، انگور، کشمش یا منقّی سے بنا ہوا نہیں ہوتا بلکہ دوسری مختلف چیزوں مثلاً پھولوں، سبزیوں، گنے اور اناج وغیرہ سے بنا ہوا ہوتا ہے،اس لئے ایسا پرفیوم راجح قول کے مطابق پاک ہے اور استعمال کی گنجائش ہے اور نماز بھی ادا ہو جائے گی۔

جس مصنوع(پراڈکٹ) کے بارے میں کسی مستند ذریعے سے تصدیق نہ ہوسکے کہ اس کا استعمال حلال ہے یا حرام، تو اگر وہ غیر مسلم ملک میں تیار شدہ ہو اور اس کا تعلق داخلی استعمال (یعنی کھانے پینے) سے ہو، تو ایسی مصنوع کے ساتھ حرام مصنوع والا معاملہ کیا جائے گا کیونکہ غیر مسلم ممالک میں اکثر مصنوعات میں حرام اشیاء ہی شامل کی جاتی ہیں۔ باہر سے آنے والی کھانے پینے کی تیار شدہ اشیا استعمال کرنے سے پہلے ان کے حلال ہونے کا اطمینان کر لینا ضروری ہے۔اس سلسلے میں بہتر بلکہ ضروری یہ ہے کہ اس طرح کی چیزیں استعمال کرنے سے پہلے مستند علماء کرام سے مشورہ کیا جائے،از خود کسی چیز کے حلال یا حرام ہونے کا فیصلہ نہ کیا جائے۔

## سفارشات و تجاویز

حلال فوڈ کے حوالہ سے چند سفارشات و تجاویز پیش ہیں،ان پر عمل کر لیا جائے تو یقیناً اس شعبہ میں خاطر خواہ تبدیلیاں لائی جاسکتی ہیں۔

۱۔ فوڈ سائنسز، فارمیسی، بزنس مینیجمنٹ سائنسز اور ماس کمیونیکیشن جیسے شعبہ جات سے مل کر آگاہی کانفرنسز اور سیمینارز منعقد کروائے جائیں۔

۲۔ پبلک سروس میسجز کے ذریعے عوام الناس کو آگاہی دی جائے۔

۳۔ حلال فوڈ سے متعلقہ اسلامی تعلیمات کو سلیبس کا حصہ بنایا جائے۔

۴۔ حلال فوڈ کا بزنس کرنے والے لوگوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور انہیں انعامات سے نوازا جائے۔

۵۔ طیب و طاہر اشیا کا استعمال کیا جائے اور حرام سے اجتناب کیا جائے۔

۶۔ مضر اور نشہ آور اشیا کو غذا اور دوا میں جزوی یا کلی طور پر استعمال کرنے سے حتی الامکان گریز کیا جائے۔

۷۔ حلال گوشت کے حصول کے لیے ذبیحہ کے شرعی اصول اور طریقہ کار کی پاسداری کی جائے۔

۸۔ عمل تدویخ اور مشینی ذبیحہ سے اجتناب کیا جائے۔

۹۔ حلال سرٹیفکیشن کے لیے آسان مواقع فراہم کیے جائیں۔

۱۰۔ خوراک، ادویات اور کاسمیٹکس سے منسلک افراد کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا جائے۔